اسلام دینِ فطرت ہے اس کی پُرحکمت تعلیم فطرت کے ہر تقاضے کو پورا کرتی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴؍دسمبر ۱۹۷۰ء بمقام مسجد مبارک ربوہ)

(خلاصہ)

حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی تکالیف دور ہونے نیز ملک میں انتخابات کے پُرامن فضا میں منعقد ہونے اور جذباتِ محبت واخوت کے باہم زیادہ سے زیادہ فروغ پانے کے لئے دعاؤں کی پرزور تحریک فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا:-

اسلام دینِ فطرت ہے اس کی پُرحکمت تعلیم فطرتِ صحیحہ کے ہر تقاضے کو پورا کرتی ہے فطرتِ انسانی کا ایک خاصہ یہ ہے کہ انسان اپنی نوع کی خاطر قربانی کرتا ہے یعنی خود تکلیف اٹھاتا ہے اور دوسرے بنی نوع انسان کو حتّی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔

جب ہم فطرتِ انسانی پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے جذبۂ قربانی اور جذبۂ ایثار کا ظہور دو رنگ میں ہوتا ہے بعض قربانیاں اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسی ہوتی ہیں کہ انسان جتنی قربانی کرنا چاہتا ہے اتنی کر نہیں سکتا برخلاف اس کے دوسروں کے ساتھ ہمدردی اور ان کی غم خواری کی ایک نوع ایسی بھی ہے کہ انسان جتنی چاہے ہمدردی کر سکتا ہے اس ہمدردی اور اس ایثار کی راہ میں سرے سے کوئی روک ہوتی ہی نہیں۔ ان میں سے پہلے نوع کی

ہمدردی مالی امداد سے تعلق رکھتی ہے انسان چاہتا تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کی امداد کی خاطر دنیا کے خزانے لٹا دے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا وہ قربانی کا شدید جذبہ رکھنے کے باوجود صرف اتنی ہی قربانی کر سکتا ہے جتنی اس کی مالی استطاعت اجازت دیتی ہے۔ دوسرے نوع کی ہمدردی کا تعلق دعا سے ہے۔ یہ ایک ایسی ہمدردی ہے کہ انسان جتنی بھی چاہے دعا کر سکتا ہے اور درد و سوز اور دلی تڑپ سے مسلسل دعائیں کر کر کے وہ اپنے بھائیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش میں لا سکتا ہے۔

حضور انور نے مشرقی پاکستان میں ہولناک طوفان کی وجہ سے ہونے والے جانی و مالی نقصان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم اپنے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی مالی امداد ایثار کا شدید جذبہ رکھنے کے باوجود ایک حد تک ہی کر سکتے ہیں لیکن دعا کے ذریعہ ان کی مدد ایک ایسی مدد ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اِس لئے دوست اپنے مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ بھائیوں کی تکالیف کے ازالہ اور ان کی بحالی و خوشحالی کے لئے جہاں حسبِ توفیق مالی امداد دیں وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اِن مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے بے انتہا دعا کریں اور اس طرح دعاؤں سے ان کی مدد کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ آخر میں حضور نے ملک کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ پورے تعہّد اور التزام کے ساتھ یہ دعائیں بھی کریں اور کرتے چلے جائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک کے حالات درست کرے اور درست رکھے۔ عام انتخابات نہایت پُر امن ماحول میں ہوں اور باہمی محبت و پیار اور اخوت و مساوات کا جذبہ ترقی کرتا چلا جائے۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۶ دسمبر ۱۹۷۰ء صفحہ ۱، ۲)

❁❁❁